مسلمانوں کی ڈیڑھ سو سالہ قربانیوں

کا

جائزہ

۲۶ جنوری یوم جمہوریت کے موقع پر

شہیدانِ وطن کی یاد میں عقیدتمندانہ پیشکش

؎

رہے گی آب و ہوا میں خیال کی بجلی
یہ مشت خاک ہے، فانی رہے رہے نہ رہے

بھگت

مرتبہ

…کان عزیزالرحمٰن (جامعی)

ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقتدار کے ساتھ ہی ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں نے کمپنی کے اقتدار کا خاتمہ کرنے کے لئے اقدام شروع کیا۔ اِس کے بعد مسلمانانِ ہندوستان کی جدوجہدِ آزادی ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کی شام تک جاری رہی۔ اس طویل عرصہ میں ہندوستان کی آزادی میں مسلمانانِ ہند کی قربانیوں کا یہ ایک مختصر جائزہ ہے جو ایک اَن مِٹ تاریخ بن چکا ہے۔

جہادِ آزادی کا پہلا دور

منتشر طاقتوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کے لئے بنیادی نظریات کی ترتیب اور مرکزی ادارہ کا قیام۔

از ۱۷۳۱ء تا ۱۷۶۳ء

ارکان

(۱) شاہ ولی اللہ دہلوی

(۲) مولانا محمد عاشق پھلتی

(۳) مولانا نور اللہ بڈھانوی

(۴) مولانا محمد امین کشمیری

جہادِ آزادی کا دوسرا دور

نشر و اشاعت اور جنگِ آزادی

۱۷۶۳ء تا ۱۸۳۱ء

(۱) شاہ عبد العزیز

(۲) شاہ عبد الحئی

(۳) شاہ سید احمد شہید

(۴) شاہ محمد اسمٰعیل شہید

(نوٹ)

آزادی کے پہلے اور دوسرے دور کے رہنماؤں نے راسکماری سے لیکر پشاور تک اور شملہ سے لیکر بھوٹان تک شہروں سے لے کر چھوٹے چھوٹے گاؤں تک کمپنی کے اقتدار کے خلاف بغاوت پھیلائی جس میں ہ[illegible]ستان کے ۹۹ فیصدی مسلمان شامل تھے

جہادِ آزادی کا تیسرا دور

سنہ ۱۸۳۱ء تا سنہ ۱۸۶۶ء

(۱) شاہ اسحاق

(۲) شاہ عبدالغنی

(۳) حاجی امداد اللہ

(۴) مولانا محمد قاسم (بانی دار العلوم دیوبند)

(۵) مولانا رشید احمد گنگوہی

(۶) مولانا عبد القادر لدھیانوی (۷) مولانا عنایت علی صاحب

اِن رہنماؤں کی رہنمائی میں ہندوستان کے مسلمانوں نے پھر ایک انقلاب کرنے کی کوشش کی۔ اِس تحریک میں بھی خفیہ اور اعلانیہ انگریزوں کے خلاف مسلح بغاوت ہوئی یہ بغاوت بھی ناکام ہوئی جس کے بعد مسلمانانِ ہند پر انتہائی مظالم توڑے گئے ان مظالم کا ہندوستان کے ایک ہزار شہروں اور دیہاتوں پر اثر ہوا جو کلیتاً مسلمانوں کی کثیر آبادیوں کے شہر اور دیہات تھے۔ اس بغاوت میں مسلمانوں کے مسلح گوریلا دستوں کی تعداد بیس لاکھ تھی۔ ہندوستان کے مسلمانوں پر گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ جو مظالم

ڈھائے گئے ہیں اُس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ تصویر کا دوسرا رُخ ۱۸۵۷ء لکھنے والے امریکن مورخ نے لکھا ہے کہ صرف دلّی میں فوج اور پولیس کے علاوہ تین لاکھ مسلمان قتل کئے گئے اس سلسلہ کی باقی تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔ ہمارے ہندوستانی مسلمان مصنف ڈبلیو۔ ڈبلیو ہنٹر تصویر کا دوسرا رخ شاندار ماضی مصنفہ مولانا محمد میاں اور روشن مستقبل مصنفہ طفیل احمد کاظمی مرحوم۔ نصرۃ الابرار اسباب بغاوت سرسید۔ کمپنی کی حکومت از پروفیسر باری۔ ہندوستان میں بدیسی راج

جہادِ آزادی کا چوتھا دور

۱۸۸۷ء تا ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء

(الف) ۱۔ مولانا محمد قاسم

۲۔ مولانا رشید احمد گنگوہی

۳۔ مولانا شاہ عبد القادر لدھیانوی

(ب) ۱۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب (اسیر مالٹا)

۲۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ ۳۔ مولانا محمد علی

۴۔ مولانا عبد الباری۔

(ج) ۱- حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی

۲- حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

۳- مولانا عبید اللہ صاحب سندھی

۴- مولانا محمد میاں عرف مولانا منصور انصاری

۵- حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی

۶- ڈاکٹر انصاری صاحب

۷- تصدق احمد خاں صاحب شروانی

(د) ۱- مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی - یو پی

۲- مولانا احمد سعید دہلوی

۳- خان عبد الغفار خاں - سرحد

۴- مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی - پنجاب

۵- عبد الصمد خاں بلوچستانی - بلوچستان

۶- شیخ عبد اللہ کاشمیری - کاشمیر

وہ جماعتیں جنھوں نے ہندوستان کی آزادی میں نمایاں حصہ لیا۔

۱- خلافت کمیٹی

۲- جمیعۃ علماءِ ہند

۳- مجلسِ احرار

۴- انجمنِ وطن بلوچستان

۵- پرجا کرشک پارٹی

۶- کشمیر نیشنل کانفرنس

۷- خدائی خدمتگار سرحد

مذکورہ مسلمان جماعتوں کی آواز پر قربانی دینے والے عام مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے

(۱) خلافت تحریک میں گرفتار ہونے والے مسلمان جو گاندھی جی کی رہنمائی میں قید ہوئے ـــ دو لاکھ ۔ اس تحریک میں انگریز کے خلاف ہندوستان کے مسلمانوں نے مجموعی طور پر ۵ کروڑ روپیہ صرف کیا اور تقریباً ۲۰ کروڑ روپے کا مجموعی نقصان اٹھایا جس میں جرمانے ۔ بدیسی کپڑے کا جلانا اور تجارتی نقصان شامل ہے (دیکھو مضامین ڈاکٹر سید محمود "خلافت تحریک")

کانگریس تحریک میں مسلمانوں کا حصّہ

صوبہ سرحد:- ۱۹۳۰ء میں ۴۰ ہزار سرخ پوش گرفتار ہوئے ۔ ۳۰ ہزار گولیوں سے اُڑائے گئے ۔ ۴ ہزار سرخ پوش خصی کئے گئے ۔

پنجاب۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۵ ہزار مسلمان گرفتار ہوئے۔

یو پی۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۱۰ ہزار مسلمان گرفتار ہوئے۔

بہار۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۳ ہزار مسلمان گرفتار ہوئے۔

آسام۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۲ ہزار مسلمان گرفتار ہوئے

بنگال۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۴ ہزار مسلمان گرفتار ہوئے۔

بمبئی۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۳ ہزار مسلمان گرفتار ہوئے۔

سندھ۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۲ ہزار مسلمان گرفتار ہوئے۔

کل میزان: ۲ لاکھ ۷۷ ہزار

نظربندیاں اور پھانسیاں

سنہ ۱۸۵۷ء میں تین ہزار مسلمان انڈیمان میں لیجا کر نظربند کئے گئے ⎫ دیکھو کتاب تصویر کا

سنہ ۱۸۵۷ء میں ۵ لاکھ مسلمانوں کو سزائے موت دی گئی ⎭ دوسرا رخ

سنہ ۱۹۱۴ء میں ڈھائی سو مسلمانوں کو ہندوستان کی مختلف جگہوں پر نظربند رکھا گیا۔

ان نظربندوں میں مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا حسرت موہانی۔ مولانا محمد علی وغیرہ تھے۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں حضرت مولانا شیخ الہند محمود الحسن صاحب کی پارٹی کو مالٹا میں نظربند کیا گیا (دیکھو اسیر مالٹا)

۱۹۳۹ء میں کانگریس اور جمعیۃ علماء ہند کے حکم پر جنگ کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کے سلسلہ میں دس ہزار مسلمانوں نے قید اور نظربندی کی زندگی گذاری۔ یہ قید اور نظربندی ایک سال سے چھ سال تک جاری رہی۔ اِن رہنماؤں کے علاوہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۰ء کو پنجاب میں مجلسِ احرار کے ایک حکم پر جنگ کے خلاف تحریک شروع ہوئی۔ جس میں آٹھ ہزار رضاکار تین مہینے کے اندر اندر گرفتار ہوئے۔ سن ۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک اندرونِ ہند جمعیۃ علماء اور کانگریس کی تحریک میں اور بیرونِ ہند آزاد ہند فوج میں شامل ہو کر مسلمانوں نے چالیس فیصدی قربانیاں دیں۔

کانگریس کے حق میں علمائے کے فتوے

۱۸۹۰ء میں علماء لدھیانہ نے کانگریس میں شامل ہونے کا فتوےٰ دیا۔ جس پر کُل ہندوستان کے ایک ہزار علماء کے دستخط موجود ہیں۔ یہ علماء ہندوستان کے ایک ہزار شہروں میں رہنے والے ہیں اور یہ شہر ہندوستان کے گیارہ صوبوں اور ریاستوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِن علماء کے علاوہ اس فتوے پر مدینہ منورہ اور بغداد شریف کے علمائے کے دستخط ہیں۔

(دیکھو کتاب نصرت الابرار شائع شدہ ۱۸۹۰ء)

فوجی بھرتی کے خلاف جمعیۃ العلماء کا فیصلہ ۱۹۱۹ء میں

جمعیۃ العلمائے ہند نے فوجی بھرتی کے خلاف ایک مختصر سا فتوے دیا۔ اِس فتوے پر ایک ہزار علماءِ ہند کے دستخط ہیں۔ فوجی بھرتی کے خلاف فتوے کو ہندوستان کے تین لاکھ پرائمری عربی مدارس نے لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا۔

مقدمہ پٹنہ کیس ہندوستان کی جنگِ آزادی میں پہلا مقدمہ پٹنہ کیس کے نام سے انگریز نے ۱۸۶۴ء میں چلایا جس میں پٹنہ کے نواب اور علماءِ ہند کی ایک مختصر جماعت شامل تھی۔ اِس کیس میں علماء کو پھانسیاں، جلاوطنی اور لمبی سزائیں دی گئیں۔

انبالہ کیس انبالہ میں بھی اِسی قسم کا ایک مقدمہ چلایا گیا جس میں اُنیس علماءِ ہند کو پھانسی کا حکم دیا گیا جو بعد میں انڈمان کی جلاوطنی میں بدل دیئے گئے۔

کراچی کیس! ۱۹۲۰ء میں فوج کی بھرتی کے خلاف فتوے کے اعلان پر ہی حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی اور مولانا محمد علی مرحوم کے علاوہ اٹھارہ ساتھیوں پر مقدمہ چلایا گیا۔ یہ مقدمہ ہندوستان کی تاریخ کا یادگار مقدمہ ہے۔ کیونکہ حکومت ہند کے بیان کے مطابق اِس فتوے کے بعد فوجوں میں علمِ بغاوت پھیل رہی تھی

اس مقدمے کی وجہ سے ہندوستان کے تقریباً پانچ ہزار سپاہی اور چار سو اعلیٰ فوجی افسر مستعفی ہوئے۔

جنگِ آزادی میں مدد کرنے والے ادارے (۱) دیوبند سکول۔ (۲) ندوۃ سکول۔ (۳) جامعہ ملیہ سکول۔ (۴) جامعہ ڈابھیل۔

پرائمری عربی مدارس:

صوبہ بنگال - چھ ہزار
صوبہ بہار - نو ہزار
صوبہ پنجاب - چار ہزار
صوبہ یو۔پی - پندرہ ہزار
صوبہ سرحد - تین ہزار
صوبہ سی۔پی - دو ہزار
صوبہ مدراس - دو ہزار
صوبہ آسام - نو ہزار
صوبہ بمبئی - آٹھ ہزار
صوبہ سندھ - دو ہزار
صوبہ دہلی ایک ہزار

میزان ساٹھ ہزار

(دیکھو سالانہ رپورٹیں دار العلوم دیوبند تیس سالہ)

سنہ ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں علماءِ ہند کا فیصلہ سنہ ۱۹۴۶ء

جنرل الکشن میں کانگریس کے حق میں حسبِ ذیل جماعتوں نے متفقہ فیصلہ کیا۔

(۱) جمعیۃ علماء ہند

(۲) مجلس احرار

(۳) خدائی خدمتگار

(۴) پرجا کرشک پارٹی

(۵) شیعہ کانفرنس

(۶) مومن کانفرنس

(۷) مسلم کشمیری نیشنل کانفرنس

(۸) انجمنِ وطن بلوچستان

ان جماعتوں کی آواز پر کانگریس کو ہندوستان میں مسلمانوں کا پینتیس ۳۵ فیصدی ووٹ ملا۔ گویا ساڑھے تین کروڑ مسلمانوں نے ہندوستان میں کانگریس کا ساتھ دیا۔

(دیکھو رپورٹ الکشن سنہ ۱۹۴۶ء اور وزارتی مشن کے سامنے کانگریس لیڈروں کے بیانات)

۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں علماء ہند کا فیصلہ

جنرل الکشن میں کانگریس کے حق میں حسب ذیل جماعتوں نے متفقہ فیصلہ کیا۔

(۱) جمعیۃ علماء ہند

(۲) مجلس احرار

(۳) خدائی خدمتگار

(۴) پرجا کرشک پارٹی

(۵) شیعہ کانفرنس

(۶) مومن کانفرنس

(۷) کشمیری نیشنل کانفرنس

(۸) انجمن وطن بلوچستان

ان جماعتوں کی آواز پر کانگریس کو ہندوستان میں مسلمانوں کا پینتیس (۳۵) فیصدی ووٹ ملا۔ گویا ساڑھے تین کروڑ مسلمانوں نے ہندوستان میں کانگریس کا ساتھ دیا۔

(دیکھو رپورٹ الکشن ۱۹۴۶ء اور وزارتی مشن کے سامنے کانگریس لیڈروں کے بیانات)

تقسیم شدہ ہندوستان پر قربان کئے جانے والے نیشلسٹ مسلمان

(۱) صوبہ سرحد کے چالیس لاکھ مسلمان جو ہمیشہ کانگریس کے لئے اپنا خون بہاتے رہے
اور جن کی رائے کی وجہ سے صوبہ سرحد میں ہمیشہ کانگریسی وزارت رہی۔

(۲) صوبہ پنجاب کے چالیس لاکھ مسلمان ووٹر جنہوں نے انٹی مسلم لیگ ووٹ دے کر
انیس مسلمانوں کو کامیاب بنایا۔ ان مسلمانوں نے لیگ کے مقابلہ میں کانگریس
کولیشن وزارت پنجاب میں بنائی۔

(۳) صوبہ بنگال کے بیس لاکھ مسلمان ووٹر جنہوں نے انٹی مسلم لیگ ووٹ دے کر
سولہ مسلمانوں کو کامیاب بنایا۔

(۴) صوبہ سندھ کے ۱.۵ لاکھ مسلمان ووٹر جنہوں نے انٹی مسلم لیگ ووٹ دے کر
۹ مسلمانوں کو کامیاب بنایا۔

ہندوستان کی جنگ آزادی میں مدد کرنے والے بیرونی مسلم ممالک

۱۔ ترکی: جس میں حضرت مولانا شیخ الہند محمود الحسن کی تحریک آزادی ہند میں ترکی نے
ہر قسم کی مالی اور فوجی مدد دینے کا وعدہ کیا اور یہ مدد دی بھی گئی۔

۲۔ سرحد آزاد:۔ جنھوں نے مولانا عبید اللہ سندھی کی رہنمائی میں کانگریس کمیٹی بنائی اور انگریزوں کو ہندوستان سے ختم کرنے کے لئے مسلح حملہ کیا۔

۳۔ افغانستان۔ افغانستان کے حکمرانوں نے ہندوستان کی سیاسیات میں ہمیشہ کانگریس کا ساتھ دیا اور ہندوستان سے جتنے انقلابی بھاگے وہ افغانستان کے راستے روس کو جاتے رہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کی ڈیڑھ سو سالہ قربانیوں کا یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے۔ مسلمانوں کی اِن مسلسل اور انتھک قربانیوں کی داستان اتنی طویل ہے کہ اگر اس کی منصفانہ تاریخی تحقیق و تفتیش کی جائے تو اِن تمام حقیقتوں پر پوری روشنی پڑ سکتی ہے۔ انگریزی دورِ حکومت میں ہمیشہ حکومت اور دشمنانِ وطن کی طرف سے یہ کوشش کی گئی کہ مسلمانوں کی قربانیوں کو تاریکی میں رکھا جائے اور اس سے زیادہ ہندوستان کے متعصب مورخین نے جان بوجھ کر مسلمانوں کی قربانیوں کو نظر انداز کیا۔ اور دوسری طرف قربانی دینے والے مسلمانوں اور جماعتوں کو ہمت شکن مصائب کی وجہ سے فرصت نہ ملی کہ وہ خود ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں مسلمانوں کی قربانیوں پر تاریخی روشنی ڈالتے۔ اِس وقت کئی جن کتابوں سے یہ اعداد و شمار جمع کئے ہیں اُن کے نام حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) ہمارے ہندوستانی مسلمان مصنفہ ڈبلو۔ ڈبلو ہنٹر۔

(۲) ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کی تصویر کا دوسرا رُخ۔

(۳) مسلمانوں کا روشن مستقبل۔

(۴) علمائے ہند کا شاندار ماضی۔

(۵) مضامین ڈاکٹر سید محمود۔

(۶) سالانہ رپورٹیں دارالعلوم دیوبند۔

(۷) ۱۹۴۶ء کی حکومتِ ہند کے سرکاری امداد و شمار وغیرہ
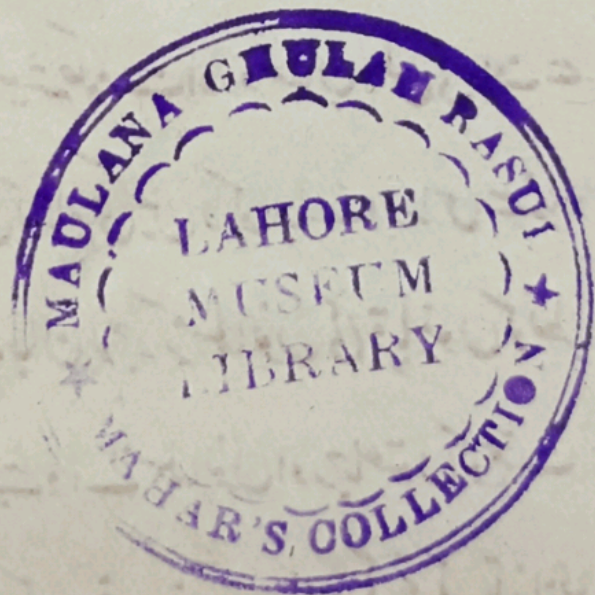
عزیز الرحمن (جامعی)
خلف حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی

(لکھنؤ ہجو پریس دہلی)